Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ یوم دحوالارض فضیلت و اعمال

Contact us on

0213 2253 606

لغت میں دحو، پھیلانے کے معنی پر ہے[۱]۔ اس بنا پر دحو ارض کا مطلب زمین کا پھیلانا ہے۔

قرآن و حدیث کی اصطلاح میں بھی (دحو ارض) زمین کے پھیلانے کے معنی پر ہے[۲]۔

روایات کے مطابق، (دحو الارض) زمین کے بچھانے کا واقعہ، ۲۵ ذی القعدہ کے دن پیش آیا ہے[۳]۔ بلکہ بعض روایات کے مطابق اس دن اور بہت سے اتفاقات بھی پیش آئے ہیں جو اس دن کی فضیلت پر چار چاند لگاتے ہیں:

اوّل: حضرت آدم علیہ السلام پر پہلی آسمانی رحمت نازل ہوئی[۴]۔

دوم: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا کوہ جودی پر اترنا[۵]۔

سوم: شب ۲۵ ذی القعدہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام و عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی ولادت[۶]۔

---

[۱] فراھیدی، کتاب العین، ۱۴۰۹ق، ج۳، ص ۲۸۰

[۲] مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ۱۳۷۱ش، ج۲۶، ص ۱۰۰

[۳] الکافی، ۱۴۰۷ق، ج۴، ص

[۴] من لایحضرہ الفقیہ، ۱۴۰۴ق، ج۲، ص ۲۴۲

[۵] مصباح المتھجد، ۱۴۱۱ق، ص ۸۲۰

[۶] من لایحضرہ الفقیہ، ج۲، ص ۸۹

چہارم: بعض روایات کی بناپر، امام مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف اسی روز قیام کریں گے[1]۔

قرآن کریم میں فقط ایک بار سورہ نازعات کی آیت ۳۰ میں آیا ہے: وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا۔ ترجمہ: پھر اس کے بعد، زمین کو پھیلایا۔

اس آیت میں دحوالارض کی طرف اشارہ ہوا ہے اور مفسرین نے اس آیت کے ذیل میں، زمین کی خلقت اور پھیلانے کی کیفیت پر گفتگو کی ہے۔ آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی نے واقعہ دحوالارض کا علمی اکتشافات کے ساتھ سازگاری پر تاکید کرتے ہوئے لکھا ہے: سرزمین مکہ، وہ پہلا نقطہ ہے جو سب سے پہلے پانی سے ابھرا۔ اگر اس سرزمین کی بلندی حال حاضر میں زمین کا بلند ترین نقطہ نہیں ہونے میں کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ اس دن سے آج تک سنکڑوں صدیاں گزری ہیں اس بنا پر زمین کی کیفیت کئی دفعہ زیر ورو ہوئی ہے[2]۔

---

[1] قمی، مفاتیح الجنان، اسوہ، ص ۲۴۸

[2] تفسیر نمونہ، ۱۳۷۱ش، ج ۵، ص ۳۴۶

روایات نے اس بات کو بھی صراحت سے بیان کیا ہے کہ زمین کے پھیلاؤ کا آغاز خانۂ کعبہ سے ہوا[1]۔ چنانچہ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ۲۵ ذی القعدہ کو زمین کعبہ کے نیچے سے پھیلی[2]۔ ایک حدیث میں امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے: خداوند متعال نے جس وقت زمین کے پھیلانے کا ارادہ کیا ہوا کو حکم دیا کہ پانی پر لگ کر طوفان پیدا کریں جس سے پانی میں لہریں پیدا ہوئی جس میں جھاگ بنی۔ خدا نے اس جھاگ کو کعبہ کے مقام پر جمع کیا جہاں جھاگ کا پہاڑ بنا اور اسی سے زمین کا پھیلاؤ شروع ہوا[3]۔

اعمال:

کتب ادعیہ میں اس دن کے لیے چند اعمال، مستحب بتائے گئے ہیں:

پہلا: روزہ: شیخ عباس قمیؒ کے مطابق روایت میں ہے کہ یہ سال کے ان چار ممتاز دنوں میں سے ایک ہے جس میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ روایات میں اس روزے کا ثواب ۷۰ سال کے روزے کے برابر جانا گیا ہے۔

---

[1] الکافی، ۱۴۰۷ق، ج۴، ص۱۴۹و ۱۵۰

[2] من لایحضرہ الفقیہ، ۱۴۱۳ق، ج۲، ص۸۹

[3] الکافی، ۱۴۰۷ق، ج۴، ص۱۹۰، ح۷

دوسرا: غسل کرنا

تیسرا: ظہر کے وقت، دو رکعت نماز کا پڑھنا جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد، پانچ مرتبہ سورہ شمس پڑھے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھے: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

پھر کہے: يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ أَقِلْنِي عَثْرَتِي يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ أَجِبْ دَعْوَتِي يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ اسْمَعْ صَوْتِي وَ ارْحَمْنِي وَ تَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِي وَ مَا عِنْدِي يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ۔

چوتھا: زیارت امام رضا علیہ السلام

پانچواں: اس دعا کا پڑھنا: اللَّهُمَّ دَاحِيَ الْكَعْبَةِ وَ فَالِقَ الْحَبَّةِ وَ صَارِفَ اللَّزْبَةِ وَ كَاشِفَ كُلِّ كُرْبَةٍ أَسْأَلُكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مِنْ أَيَّامِكَ الَّتِي أَعْظَمْتَ حَقَّهَا وَ أَقْدَمْتَ سَبْقَهَا وَ جَعَلْتَهَا عِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ وَدِيعَةً وَ إِلَيْكَ ذَرِيعَةً وَ بِرَحْمَتِكَ الْوَسِيعَةِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الْمُنْتَجَبِ فِي الْمِيثَاقِ الْقَرِيبِ يَوْمَ التَّلَاقِ فَاتِقِ كُلِّ رَتْقٍ وَ دَاعٍ إِلَى كُلِّ حَقٍّ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَطْهَارِ الْهُدَاةِ الْمَنَارِ دَعَائِمِ الْجَبَّارِ وَ وُلَاةِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ أَعْطِنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا مِنْ عَطَائِكَ الْمَخْزُونِ غَيْرَ مَقْطُوعٍ وَ لَا مَمْنُوعٍ [مَمْنُونٍ] تَجْمَعُ لَنَا بِهِ

التَّوْبَةَ وَ حُسْنَ الْأَوْبَةِ ،يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَ أَكْرَمَ مَرْجُوٍّ يَا كَفِيُّ يَا وَفِيُّ يَا مَنْ لُطْفُهُ خَفِيٌّ الْطُفْ لِي بِلُطْفِكَ وَ أَسْعِدْنِي بِعَفْوِكَ وَ أَيِّدْنِي بِنَصْرِكَ وَ لا تُنْسِنِي كَرِيمَ ذِكْرِكَ بِوُلاةِ أَمْرِكَ وَ حَفَظَةِ سِرِّكَ وَ احْفَظْنِي مِنْ شَوَائِبِ الدَّهْرِ إِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ وَ النَّشْرِ وَ أَشْهِدْنِي أَوْلِيَاءَكَ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِي وَ حُلُولِ رَمْسِي وَ انْقِطَاعِ عَمَلِي وَ انْقِضَاءِ أَجَلِي اللَّهُمَّ وَ اذْكُرْنِي عَلَى طُولِ الْبِلَى إِذَا حَلَلْتُ بَيْنَ أَطْبَاقِ الثَّرَى وَ نَسِيَنِيَ النَّاسُونَ مِنَ الْوَرَى وَ أَحْلِلْنِي دَارَ الْمُقَامَةِ وَ بَوِّئْنِي مَنْزِلَ الْكَرَامَةِ ،وَ اجْعَلْنِي مِنْ مُرَافِقِي أَوْلِيَائِكَ وَ أَهْلِ اجْتِبَائِكَ وَ اصْطِفَائِكَ وَ بَارِكْ لِي فِي لِقَائِكَ وَ ارْزُقْنِي حُسْنَ الْعَمَلِ قَبْلَ حُلُولِ الْأَجَلِ بَرِيئاً مِنَ الزَّلَلِ وَ سُوءِ الْخَطَلِ اللَّهُمَّ وَ أَوْرِدْنِي حَوْضَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ اسْقِنِي مِنْهُ مَشْرَباً رَوِيّاً سَائِغاً هَنِيئاً لا أَظْمَأُ بَعْدَهُ وَ لا أُحَلَّأُ وِرْدَهُ وَ لا عَنْهُ أُذَادُ وَ اجْعَلْهُ لِي خَيْرَ زَادٍ وَ أَوْفَى مِيعَادٍ يَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ اللَّهُمَّ وَ الْعَنْ جَبَابِرَةَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَ بِحُقُوقِ [لِحُقُوقِ] أَوْلِيَائِكَ الْمُسْتَأْثِرِينَ اللَّهُمَّ وَ اقْصِمْ دَعَائِمَهُمْ وَ أَهْلِكْ أَشْيَاعَهُمْ وَ عَامِلَهُمْ وَ عَجِّلْ مَهَالِكَهُمْ وَ اسْلُبْهُمْ مَمَالِكَهُمْ وَ ضَيِّقْ عَلَيْهِمْ مَسَالِكَهُمْ وَ الْعَنْ مُسَاهِمَهُمْ وَ مُشَارِكَهُمْ[1]۔

[1] طوسی، مصباح المتہجد، ۱۴۱۱ق، ص۶۶۹، مفاتیح الجنان، اسوه، ص۲۴۸

مقالے کے آخر میں اس نکتے کی طرف اشارہ کروں کہ مندرجہ بالا احادیث کی بنا پر دحو الارض کے دن پیش آنے والے واقعات میں سے ایک، ظہور امام زمان عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف ہے۔ خداوند متعال بحق آئمہ معصومین علیہم السلام ان کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔ آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی